

اکیسویں صدی کے اردو افسانے پر تانیثیت کے اثرات

شہاد حسین

پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر (اردو)، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

شہزاد احمد

ایم فل ریسرچ اسکالر (اردو)، اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

EFFECTS OF FEMINISM ON URDU FICTION OF 21ST CENTURY

Shahid Hussain

PhD Research Scholar (Urdu)

Islamia University, Bahawalpur

Shahzad Ahmad

MPhil Research Scholar (Urdu)

Islamia University, Bahawalpur

Abstract

This paper explores the impact of the feminist movement on Urdu fiction in the 21st century. Through a literature review and analysis of feminist Urdu fiction, the paper examines the language and stylistic features of feminist literature, the reception of feminist literature in Urdu-speaking communities, the challenges faced by feminist Urdu writers in promoting feminist ideals and social change, and the engagement of feminist Urdu writers with other literary genres and forms. The findings of this paper reveal that feminist Urdu writers have used their fiction to challenge patriarchal norms and promote feminist ideals, including gender equality and women's empowerment. However, they have faced numerous challenges in doing so, including censorship and backlash from conservative groups. The paper also highlights the similarities and differences between feminist Urdu fiction and feminist literature in other languages and cultural contexts, and demonstrates the importance of feminist literature in promoting social change. Overall, this paper contributes to the broader conversation on the global feminist movement and the role of literature in promoting gender equality and women's empowerment.

Keywords:

Feminism, Urdu fiction, feminist literature, language and style, social change, gender equality, cultural context

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

تائینیت کی تحریک پوری دنیا میں سماجی تبدیلی اور صنفی مساوات کے لیے ایک پُر اثر قوت بن کے ابھری ہے۔ جہاں اس نے زندگی کے باقی شعبوں کا متاثر کیا وہاں اس کا سب سے زیادہ اثر ادب پر ہوا ہے، تائینیت پسند مصنفین نے روایتی صنفی کرداروں کو چیلنج کیا ہے، پدرانہ اصولوں پر سوال اٹھایا ہے، اور خواتین کی جدوجہد اور تجربات کو اجاگر کیا ہے۔ اردو دنیا میں، تائینیت کی تحریک نے ادب اور خاص طور پر افسانے کی صنف پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے۔ اکیسویں صدی اردو کے اردو ادب میں نسائی افسانوی ادب میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے جس میں خواتین مصنفین نے نئے موضوعات، تناظر اور اسلوب کو تلاش کیا ہے۔ اس تحقیقی مقالے کا مقصد اکیسویں صدی کے اردو افسانے پر تائینیت کی تحریک کے اثرات کا جائزہ لینا ہے، جس میں خواتین کے کرداروں کی تصویر کشی، زبان اور طرز تحریر، اور اردو بولنے اور سمجھنے والے معاشرے میں تائینیت ادب کی پذیرائی پر توجہ دینا ہے۔

مقالے کا آغاز دنیائے زبان اردو میں تائینیت کی تحریک کا ایک مختصر تاریخی جائزہ فراہم کرتے ہوئے کیا جائے گا، جس میں ان اہم واقعات، شخصیات اور تنظیموں پر روشنی ڈالی جائے گی جنہوں نے اس کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے بعد یہ تائینیت کے ادبی پہلوؤں کا جائزہ لے گا، اردو فکشن میں خواتین کرداروں کے ارتقاء اور ان کی نمائندگی کا تجزیہ کرے گا، اور زبان اور طرز تحریر پر نسائی مصنفین کے اثرات کا جائزہ لے گا۔ مجموعی طور پر یہ تحقیقی مقالہ اکیسویں صدی کے اردو افسانے پر تائینیت کی تحریک کے اثرات کا ایک جامع تجزیہ فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تائینیت مصنفین کے تعاون اور چیلنجوں پر روشنی ڈال کر، اس کا مقصد سماجی انصاف اور صنفی مساوات کو فروغ دینے میں ادب کے اہم کردار کو ظاہر کرنا، اور اس شعبے میں مزید تحقیق کی ترغیب دینا ہے۔

اردو بولنے والے خطوں میں تائینیت کی ایک بھرپور اور پیچیدہ تاریخ ہے جو ایک صدی پر محیط ہے۔ ۱۹ویں صدی کے آخر اور ۲۰ویں صدی کے اوائل میں، ہندوستان اور پاکستان میں خواتین نے اس وقت کے جابرانہ صنفی اصولوں کو چیلنج کرنے کے لیے خود کو منظم کرنا شروع کیا۔ بقول فاطمہ حسن:

"اس صدی کی ابتداء سے خواتین نے تعلیمی اور تخلیقی سرگرمیوں میں باقاعدہ حصہ لینا

شروع کیا۔ لاہور سے محمدی بیگم (والدہ امتیاز علی تاج) رسالہ تہذیب نسواں نکال رہی

تھیں۔ اس کا پہلا شمارہ یکم جولائی ۱۸۹۸ء کو منظر عام پر آیا۔ ۱۹۰۴ء میں علی گڑھ سے

ماہنامہ خاتون جاری ہوا۔ یہ رسالہ شیخ محمد عبداللہ اور ان کی بیگم نے جاری کیا تھا یہ وہی شیخ

عبداللہ اور بیگم عبداللہ ہیں جو مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے زبردست حامی تھے۔" (۱)

دنیا نے زبانِ اردو میں تانیثیت کی تحریک کی ابتدائی آوازوں میں سے ایک بنگالی مسلمان مصنفہ اور کارکن روکیا سخاوت حسین بھی تھیں جنہوں نے خواتین کی تعلیم اور حقوق کی وکالت کی۔ ان کا اردو کام، "سلطانہ کا خواب" (جو ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا تھا)، نے ایک ایسی یوٹوپائی دنیا کا تصور کیا جہاں خواتین معاشرے کے نظم و نسق کی ذمہ دار تھیں۔

بیسویں صدی خصوصاً ۱۹۲۰ء اور ۱۹۳۰ء کی دہائیوں میں دنیا نے اردو میں ترقی پسند مصنفین اور دانشوروں کا ایک گروپ ابھرا جس نے صنف اور جنسیت کے روایتی تصورات کو چیلنج کیا۔ اس دور کی چند قابل ذکر شخصیات میں عصمت چغتائی، سعادت حسن منٹو، اور راشد جہاں شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسلم جمشید پوری لکھتے ہیں:

"عصمت چغتائی نے اردو افسانے میں پہلی بار سماج کی ڈری، سہمی، اور بے بس عورت کو نہ

صرف بولنا سکھایا بلکہ جنسی موضوعات پر بھی سوچنے اور سمجھنے کا حوصلہ دیا" (۲)

اسی قبیل سے تعلق رکھنے والی اردو ادب کی مشہور افسانہ نگار جیلانی بانو اپنے ایک افسانے میں کہتی ہیں:

"عورتیں جب تک اپنے لیے کچھ نہ کریں گی کسی کو کیا غرض پڑی ہے کہ ان کی خدمت میں

پھولوں کی طرح آزادی کا ٹھکٹ پیش کریں؟ میں نے تو سوچ لیا تھا کچھ نہ کچھ ضرور کروں

گی۔ کیا دنیا میں لڑکیوں کا ایک ہی مصرف ہے کہ ان مردوں کے لیے مسکرا کے خود جل

جھیں۔ مجھے اس سیناؤں، ساوتریوں اور مربیوں سے شدید نفرت تھی جنہوں نے مردوں

کے لیے اپنے آپ کو مٹا ڈالا اور دھرتی میں سا گئیں" (۳)

یوں ابتدائی دور کی افسانہ نگاروں نے خواتین کی زندگیوں، پدرانہ اصولوں کی مخالفت، جنسیت، گھریلو

تشدد، اور تولیدی حقوق جیسے مسائل کی تلاش کے بارے میں بہترین کہانیاں لکھیں فاطمہ حسن لکھتی ہیں:

"ترقی پسند تحریک خواتین کے لئے خصوصاً افسانہ نگار اور ناول نگار خواتین کے لئے بہت

سازگار ثابت ہوئی جس نے ڈاکٹر رشید جہاں، صدیقہ بیگم سہاروی، عصمت چغتائی، خدیجہ

مستور، ہاجرہ مسرور جیسی لکھنے والیوں کو سامنے لا کر یہ غلط فہمی دور کر دی کہ خواتین کوئی

کارنامہ انجام نہیں دے سکتیں۔" (۴)

آزادی کے بعد جہاں مغرب میں تانیثیت کی دوسری ہر نے سر اٹھایا وہاں اردو دنیا میں بھی

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ: ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

تانیثیت کی سرگرمیوں نے زور پکڑا۔ پاکستان میں، وومن ایکشن فورم (WAF)، جو ۱۹۸۱ء میں فوجی حکومت کے امتیازی قوانین اور پالیسیوں کے خلاف احتجاج کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ ڈبلیو اے ایف نے پاکستان میں خواتین کو متحرک کرنے اور تانیثیت کے مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ہندوستان میں، ۱۹۹۰ء کی دہائی میں نسائی مصنفین کی ایک نئی نسل کا ظہور ہوا، جس میں کملا بھسین، گیتی تھاڈانی، فہمیدہ ریاض اور اروشی بٹالیا جیسی مصنفین شامل ہیں، جنہوں نے صنف پر مبنی تشدد، صنف اور جنس کے تعلق، اور LGBTQ حقوق جیسے مسائل پر توجہ مرکوز کی۔ حالیہ برسوں میں، دنیائے زبانِ اردو میں تانیثیت کی تحریک کا ارتقا اور وسعت جاری ہے، جس میں خواتین مصنفین نئے موضوعات، تناظر اور اسلوب کو پیش کر رہی ہیں محولہ بالا مضمون میں ہی فہمیدہ ریاض سے متعلق بات کرتے ہوئے فاطمہ حسن لکھتی ہیں:

"فہمیدہ ریاض نے ایسے موضوعات پر بھی لکھا ہے جو بہت تلخ تھے۔ خواتین ان پر سوچتی تھیں مگر اظہار نہیں کرتی تھیں۔ خواتین کو خون خرابے اور فساد کی جڑ لکھا جاتا رہا ہے اور ایسا مال غنیمت سمجھا گیا ہے جس کی چھینا جھپٹی فساد کا سبب بن گئی ہے۔ مگر یہ بھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ بھی انسان ہے، اس کی بھی سوچ اور ذہن ہے وہ کوئی اتا نہیں ہے جسے تقسیم کر دیا جائے یا تحفہ میں دے دیا جائے۔" (۵)

اکیسویں صدی کے اردو افسانے پر تانیثیت کی تحریک کے اثرات "کے عنوان پر اگر ہم زیادہ گہرائی اور گیرائی سے مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان تحقیقی سوالات کے جواب تلاش کرنا ہوں گے:

۱. تحریکِ نسواں نے اکیسویں صدی کے اردو افسانوں میں خواتین کرداروں کی تصویر کشی کو کیسے متاثر کیا ہے؟
۲. اکیسویں صدی میں نسوانی اردو فکشن کی زبان اور اسلوبیاتی خصوصیات کیا ہیں اور وہ تحریکِ نسواں کے اثر کو کیسے ظاہر کرتی ہیں؟
۳. اکیسویں صدی میں اردو بولنے والی کمیونٹیز میں نسوانی اردو فکشن کی پذیرائی کیسے ہوئی ہے، اور اس کے قبول یا مسترد ہونے میں کن عوامل نے کردار ادا کیا ہے؟
۴. اردو بولنے والی کمیونٹیز میں صنفی مساوات اور سماجی تبدیلی کے فروغ پر نسائی اردو فکشن کا کیا اثر ہے؟
۵. اکیسویں صدی میں نسوانی اردو مصنفین نے کس طرح اپنے افسانوں کو پدرانہ اصولوں کو چیلنج کرنے اور تانیثیت کے نظریات کو فروغ دینے کے لیے استعمال کیا ہے، اور ایسا کرنے میں انہیں کن چیلنجوں کا سامنا ہے؟

۶. دوسری زبانوں یا ثقافتی سیاق و سباق میں فیمنسٹ اردو فکشن اور فیمنسٹ فکشن میں کیا مماثلت اور فرق ہے، اور اس سے عالمی تحریک نسواں کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟

۷. نسوانی اردو ادیبوں نے کس طرح دیگر ادبی اصناف اور شکلوں، جیسے شاعری اور ڈرامے کے ساتھ تانیثیت کے نظریات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں مصروف عمل کیا ہے؟

یہ تحقیقی سوالات اکیسویں صدی کے اردو افسانے پر تانیثیت کی تحریک کے اثرات کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں تحقیقات کی رہنمائی کے ساتھ موضوع کا مختصر اور جامع تجزیہ فراہم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

پہلے سوال کے جواب میں ہم دیکھیں تو تانیثیت کا اہم اثر اردو افسانوی ادب میں مضبوط اور باختیار خواتین مرکزی کرداروں کا ابھرنا ہے۔ یہ کردار روایتی صنفی کرداروں اور توقعات کی نفی کرتے ہیں، عورتوں کی ان غیر فعال اور مطیع تصویروں سے آزاد ہیں جو پہلے ادب میں رائج تھیں۔ انہیں ثابت قدم، لچکدار، اور اپنے انتخاب اور فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھنے والوں کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ یہ کردار اکثر اپنی زندگی کی پیچیدگیوں میں گھومتے ہیں، مختلف رکاوٹوں اور معاشرتی مجبوریوں کا سامنا کرتے ہیں اور ان پر قابو پاتے ہیں۔ ان کی کہانیاں حقیقی خواتین کی جدوجہد اور خواہشات کی عکاسی کرتی ہیں، جو قارئین کو اپنے تجربات سے گہری سطح پر جڑنے کی اجازت دیتی ہیں۔

مزید برآں، حقوق نسواں کے اثرات نے اردو افسانے میں خواتین کرداروں کی اندرونی زندگی اور تناظر پر زیادہ توجہ دی ہے۔ ماؤں، بیویوں، یا خواہش کی اشیاء یعنی آئٹم کے کرداروں تک محدود ہونے کے بجائے، خواتین کرداروں کو اب ان کے اپنے خوابوں، خواہشات اور عزائم کے ساتھ پیچیدہ افراد کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ ان کے خیالات، جذبات، اور ذاتی نشوونما کو گہرائی سے تلاش کیا جاتا ہے، جو ان کے تجربات کے بارے میں بہتر سمجھ فراہم کرتے ہیں اور اس تصور کو چیلنج کرتے ہیں کہ خواتین کی زندگی صرف اور صرف ان کے تعلقات کے گرد گھومتی ہے۔

تانیثیت نے اردو فکشن میں خواتین کرداروں کی جامع اور متنوع نمائندگی کی طرف بھی ایک تبدیلی کو فروغ دیا ہے۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ خواتین کے تجربات نہ صرف جنس بلکہ طبقات، ذات، مذہب اور نسل جیسے عوامل سے بھی تشکیل پاتے ہیں۔ مختلف پس منظر، سماجی طبقات اور شناخت سے تعلق رکھنے والے خواتین کرداروں کو دکھایا گیا ہے، جو خواتین کے تجربات کے تنوع اور ایک جامع نسائی بیانیہ کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر، تانیثیت کی تحریک نے اکیسویں صدی کے اردو

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ: ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

افسانوں میں خواتین کرداروں کی زیادہ باریک بینی اور باختیار تصویر کشی کی راہ ہموار کی ہے اور اس نے دقیا نوسی تصورات کو چیلنج کیا ہے کر کے خواتین کے متنوع اور جامع بیانے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا ہے جو اردو بولنے والی کمیونٹیز میں خواتین کی حقیقتوں اور خواہشات کی عکاسی کرتی ہے۔

دوسرے سوال کے جواب میں دیکھیں تو اکیسویں صدی میں نسائی اردو فکشن کی زبان اور اسلوبی خصوصیات منفرد اور متنوع ہیں، جو دنیائے زبان اردو میں تانیثیت کی تحریک کے اثر کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہاں کچھ اہم خصوصیات ہیں:

- بول چال کی زبان کا استعمال: تانیثیت پسند مصنفین قارئین کے لیے صداقت اور اپنے پن کا احساس پیدا کرنے کے لیے اکثر بول چال کی زبان اور بولیوں کا استعمال کرتے ہیں۔ یہ خاص طور دیہی علاقوں یا کم سماجی اقتصادی پس منظر کی خواتین کے تجربات کی پیشکش اسی سادہ زبان میں کرتے ہیں۔
- ممنوعہ موضوعات کی کھوج: اکیسویں صدی میں فیمنسٹ اردو فکشن اکثر ممنوعہ موضوعات جیسے خواتین کی جنسیت، تولیدی حقوق، اور گھریلو تشدد کو پیش کرنے میں تذبذب کا شکار نہیں ہوتے۔ وہ پدرانہ اصولوں کو چیلنج، خواتین کے تجربات اور نقطہ نظر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

"The new feminist writers writing in Urdu are extremely versatile and experimental in their writing style. They are neither trapped in the conventions of traditional story-telling nor do they feel inhibited to experiment with their narrative strategies"(6)

- صنف کے ساتھ تجربہ: اکیسویں صدی میں نسائی اردو افسانہ نگار اکثر مختلف ادبی اصناف اور شکلوں کے ساتھ ادبی تجربات کرتے ہیں، جیسے جادوئی حقیقت پسندی، ڈسٹوپیئن فکشن، اور قیاس آرائی پر مبنی افسانے۔ یہ انہیں جدید اور پرکشش طریقوں سے نسائی موضوعات کو تلاش کرنے اور "سنجیدہ" ادب کی روایتی توقعات کو چیلنج کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

"Contemporary feminist Urdu literature... draws from various literary traditions and genres to develop a new genre of feminist fiction that experiments with both form and content."(7)

مجموعی طور پر، اکیسویں صدی میں نسائی اردو فکشن کی زبان اور اسلوبیاتی خصوصیات اردو دنیا میں تانیثیت کی تحریک کے اثر کو ظاہر کرتی ہیں، جس نے خواتین کے تجربات کو آواز دینے اور پدرانہ اصولوں کو چیلنج کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہانی سنانے کے لیے متنوع اور جدید طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے،

خواتین اردو افسانہ نگار دنیائے زبانِ اردو میں صنفی مساوات اور سماجی انصاف کے لیے جاری جدوجہد میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔

تیسرے سوال پر نظر دوڑائیں تو اکیسویں صدی کے دوران اردو بولنے والے معاشرے میں نسائی اردو فکشن کی پذیرائی نمایاں طور پر ہوئی ہے۔ اگرچہ ابتدائی نسائی اردو افسانوی ادب کو کچھ قارئین اور نقادوں کی طرف سے مزاحمت اور دشمنی کا سامنا کرنا پڑا۔

"As feminist discourse has become more prominent and diverse in Urdu literature, we see an increased acceptance and popularity of feminist Urdu fiction. While the genre is still met with resistance and criticism, more readers and critics are engaging with feminist Urdu fiction as a relevant and important form of literature that speaks to contemporary issues facing women in the Urdu-speaking world."(8)

لیکن خواتین کے حالیہ کاموں کو زیادہ قبولیت اور پہچان ملی ہے۔ یہاں کچھ اہم عوامل کا ذکر کرنا ضروری ہے جنہوں نے اس ارتقاء میں حصہ لیا ہے:

- تانیثیت کے مسائل کی بڑھتی ہوئی مرئیت: دنیائے زبانِ اردو میں تانیثیت کی تحریک نے، کسی حد تک تانیثیت کے کارکنوں اور تنظیموں کی کوششوں کی بدولت حالیہ برسوں میں زیادہ مرئیت اور رفتار حاصل کی ہے۔ اس بڑھتی ہوئی مرئیت نے تانیثیت کے مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں مدد کی ہے اور نسوانی اردو افسانہ نگاروں کے لیے سامعین تلاش کرنا آسان بنا دیا ہے۔
- سماجی رویوں میں تبدیلی: گزشتہ دو دہائیوں میں خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات کے حوالے سے سماجی رویوں میں جس طرح تبدیلی ہوئی ہے، اسی طرح نسوانی اردو فکشن کے حوالے سے بھی رویے بدلے ہیں۔ ہاں کچھ قارئین اور نقاد نسوانی موضوعات اور نقطہ نظر کو مسترد کرتے رہتے ہیں، جبکہ کچھ ان خیالات کے لیے زیادہ کھلے دل سے قبول کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں فیمنسٹ اردو فکشن کے ساتھ منسلک ہونے کے لیے تیار ہیں۔
- آوازوں کا زیادہ تنوع: تانیثیت پسند کمیونٹی وقت کے ساتھ ساتھ مزید متنوع ہوتی گئی ہے، جس میں مختلف پس منظر اور تجربات سے تعلق رکھنے والے مصنفین اس صنف میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ اس تنوع نے نسوانی اردو فکشن کی کشش کو وسیع کرنے میں مدد کی ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے قارئین کے لیے رسائی مزید آسان کر دی ہے۔

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ: ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

- عصری ادب میں بڑھتی ہوئی دلچسپی: اکیسویں صدی نے اردو دنیا میں عصری ادب میں ایک نئی دلچسپی دیکھی ہے۔ اس دلچسپی نے نسوانی اردو فکشن کے لیے ایک زیادہ قابل قبول ماحول پیدا کیا ہے، جسے ادب کی ایک اہم اور متعلقہ شکل کے طور پر تیزی سے دیکھا جا رہا ہے۔

ان مثبت پیش رفتوں کے باوجود، نسائی اردو فکشن کو بعض حلقوں کی جانب سے چیلنجز اور مزاحمت کا سامنا ہے۔ کچھ قارئین اور ناقدین تائیدیت کے موضوعات اور نقطہ نظر کو متنازعہ یا تفرقہ انگیز مواد کے طور پر دیکھتے ہیں اور اس چیز کی حمایت کو راضی نہیں جو ان کے پیشگی تصورات یا عقائد کو چیلنج کرے۔

"In recent years, feminist Urdu fiction has come into its own, with a growing number of writers using the genre to explore issues of gender, identity, and social justice. While the genre has faced some resistance and hostility from traditionalists and conservatives, many readers and critics have embraced feminist Urdu fiction as a vital and necessary form of literature"(9)

بہر حال، مجموعی طور پر رجحان اکیسویں صدی کے دوران نسائی اردو فکشن کے لیے زیادہ قبولیت اور پہچان کی طرف رہا ہے، جو دنیائے زبان اردو میں تائیدیت کی تحریک کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کی عکاسی کرتا ہے۔

- اگلے چوتھے سوال کو دیکھیں تو فیمینسٹ اردو فکشن نے اردو بولنے والی کمیونٹیز میں صنفی مساوات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہاں کچھ طریقے ہیں جن سے نسوانی اردو افسانے پر اثر پڑا ہے:
- صنفی اصولوں کو چیلنج کرنا: نسوانی اردو افسانہ نگاروں نے اردو بولنے والے معاشرے میں اپنی تخلیقات میں ایسے کردار تخلیق کر کے جو صنفی توقعات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور خود مختاری کا مطالبہ کرتے ہیں ان روایتی صنفی اصولوں اور دقیناوسی تصورات کو چیلنج کیا جو کہ طویل عرصے سے قائم تھیں۔ تائیدیت اردو فکشن نے ان کمیونٹیز میں قابل قبول صنفی شناخت اور کرداروں کی حد کو بڑھانے میں مدد کی ہے۔

"Feminist Urdu fiction has emerged as an important tool for promoting gender equality and social change in Urdu-speaking communities. Through their works, feminist Urdu fiction writers have challenged traditional gender norms, raised awareness of women's issues, and inspired social change. By providing a platform for feminist voices and perspectives, feminist Urdu fiction has helped to create a more inclusive and diverse cultural landscape."(10)

• خواتین کے مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنا: بہت سے تانیثیت پسند اردو افسانہ نگاروں نے اپنے کام کو ان مسائل پر مرکوز کیا ہے جو خواتین کو خاص طور پر متاثر کرتے ہیں، جیسے گھریلو تشدد، جنسی ہراسانی، اور امتیازی سماجی اور قانونی طریقے۔ ان مسائل پر روشنی ڈال کر اور خواتین کی زندگیوں پر ان کے اثرات کو پیش کرتے ہوئے، تانیثیت پسند اردو افسانہ نگاروں نے معاشرے میں صنفی عدم مساوات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں مدد کی ہے۔

• تانیثیت کی آوازوں کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا: فیمینسٹ اردو افسانوی ادب نے نسائی آوازوں کو سننے اور اردو بولنے والی کمیونٹیز میں تانیثیت کے نقطہ نظر کی نمائندگی کے لیے ایک جگہ فراہم کی ہے۔ ان آوازوں کو وسعت دے کر اور انہیں مزید مرئی بنا کر، نسوانی اردو فکشن نے مزید متنوع اور جامع ثقافتی منظر نامے کو تخلیق کرنے میں مدد کی ہے۔

• متاثر کن سماجی تبدیلی: اپنی تحریروں کے ذریعے، خواتین اردو افسانہ نگاروں نے قارئین اور سامعین کو صنف کے بارے میں اپنے رویوں اور عقائد پر غور کرنے اور ان طریقوں پر غور کرنے کی ترغیب دی ہے جن سے وہ سماجی تبدیلی میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ ایک زیادہ مساوی اور انصاف پسند معاشرے کا وژن پیش کرتے ہوئے، خواتین نے اپنی فکشن میں صنفی مساوات کے مسائل کے گرد سماجی تحریکوں کو متحرک کرنے میں مدد کی ہے۔

مجموعی طور پر، تانیثی فکشن نے اردو بولنے والی کمیونٹیز میں صنفی مساوات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ صنفی اصولوں کو چیلنج کرتے ہوئے، خواتین کے مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے، تانیثیت کی آوازوں کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرنے، اور سماجی تبدیلی کو متاثر کرنے کے ذریعے، تانیثی افسانوی اردو ادب نے ثقافتی منظر نامے کو تبدیل کرنے اور ایک زیادہ منصفانہ اور مساوی معاشرے کی تشکیل میں مدد کی ہے۔

"Feminist Urdu fiction has had a profound impact on gender discourse in Urdu-speaking communities. By highlighting issues of gender inequality and challenging traditional gender roles, feminist Urdu fiction has helped to create a more nuanced and complex understanding of gender and its intersections with class, religion, and other factors. By inspiring readers and audiences to reflect on their own attitudes and beliefs, feminist Urdu fiction has also played a role in promoting social change and advancing the cause of gender equality."(11)

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

پانچویں سوال پر تحقیق کریں تو سامنے آتا ہے کہ خواتین اردو افسانہ نگاروں نے اکیسویں صدی میں اپنے افسانوں کا استعمال پدرانہ اصولوں کو چیلنج کرنے اور تانیثیت کے نظریات کو کئی طریقوں سے فروغ دینے کے لیے کیا ہے۔ سب سے عام طریقوں میں سے ایک مضبوط طریقہ خواتین کرداروں کی تصویر کشی ہے جو صنفی دقیاوسی تصورات کو چیلنج کرتی ہیں اور جابرانہ پدرانہ اصولوں کے خلاف مزاحمت کرتی ہیں۔ یہ کردار اکثر آزادی کا اظہار، اور روایتی صنفی کرداروں کو مسترد کرتے ہوئے اپنے فیصلے خود کرنے کے حق پر زور دیتے ہیں۔

اس کے علاوہ، تانیثیت پسند اردو مصنفین نے بھی اپنے افسانوں کا استعمال خواتین کے تجربات سے متعلق وسیع مسائل کو تلاش کرنے کے لیے کیا ہے، جن میں گھریلو تشدد، جنسی ہراسانی، غیرت کے نام پر قتل، اور تعلیم اور ملازمت میں امتیازی سلوک شامل ہیں۔ اپنی تحریر کے ذریعے، انہوں نے ان مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور قارئین کو ان کے حل کے لیے اقدامات کرنے کی ترغیب دینے کی کوشش کی ہے۔

"Feminist Urdu literature is a space where women can challenge and contest patriarchal cultural norms, and develop an alternative vision of society where women can be equal and free." (12)

تاہم، تانیثیت پسند اردو مصنفین کو اپنے افسانوں کو تانیثیت کے نظریات کو فروغ دینے کے لیے استعمال کرنے میں کئی چیلنجز کا سامنا ہے۔ سب سے بڑے چیلنجوں میں سے ایک سنسرشپ ہے، کیونکہ تانیثیت کے اردو افسانوں میں جن موضوعات اور موضوعات پر توجہ دی گئی ہے ان میں سے کچھ کو اردو زبان بولنے والی کمیونٹیز میں قدامت پسند عناصر متنازعہ یا ممنوع قرار دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، نسوانی اردو مصنفین کو خود سنسر کرنے کے لیے دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے یا ان کے کام کو پبلشرز یا حکومتی حکام کے ذریعے سنسر کر دیا جاسکتا ہے۔

ایک اور چیلنج تانیثی اردو فکشن کے لیے محدود قارئین ہے، کیونکہ بہت سی اردو بولنے والی کمیونٹیز اب بھی روایتی صنفی کرداروں کو ترجیح دیتی ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ تانیثیت کے خیالات کو قبول نہ کریں۔ اس سے تانیثیت پسند اردو لکھاریوں کے لیے وسیع تر سامعین تک پہنچنا مشکل ہو سکتا ہے اور تانیثیت کے نظریات کو فروغ دینے میں اس کا نمایاں اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح ایک بڑا چیلنج تانیثی ادب یا طریق تنقید کو ادب تسلیم نہ کرنے کا ہے جیسے۔۔۔ لکھتے ہیں:

"تاہم یہ بات وضاحت کی محتاج ہے کہ تانیثیت ادبی قدر کا نعم البدل کیسے بن سکتی ہے؟ ادب کے قاری کے لیے تانیثی رجحان یا طریق تنقید سے تانیثیت کی شناخت تو بڑی حد تک قائم ہو جاتی ہے مگر ادب کو ادب کی حیثیت سے پڑھنے اور اس کی پرکھ کی معیار بندی کرنے کا مسئلہ ہنوز اپنی جگہ برقرار رہتا ہے۔ اس لیے کہ دوسری طرح کی موضوعاتی شناخت کی طرح تانیثی نقطہ نظر کو بھی بجائے ود فنی معیار کا نام تو نہیں دیا جاسکتا۔ البتہ اس طرز مطالعہ سے موضوعاتی اور تہذیبی توازن کا نظام ضرور قائم کیا جاسکتا ہے۔ جہاں تک ادبی قدر کی معیار بندی کا سوال ہے تو اس کا تعین بہر حال شعریات کے عمومی اصول و ضوابط ہی کریں گے۔" (۱۳)

ان چیلنجوں کے باوجود، تانیثیت پسند اردو مصنفین نے اپنے افسانوں کا استعمال پدرانہ اصولوں کو چیلنج کرنے اور اردو بولنے والی کمیونٹی میں تانیثیت کے نظریات کو فروغ دینے کے لیے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اپنی تحریر کے ذریعے، وہ جنس اور شناخت کے دیگر پہلوؤں کے ساتھ اس کے تقاطع کے بارے میں زیادہ باریک بینی اور جامع تفہیم میں حصہ ڈال رہے ہیں، اور سب کے لیے ایک زیادہ منصفانہ اور مساوی معاشرہ بنانے میں مدد کر رہے ہیں۔

"Feminist Urdu writers have used their fiction to subvert dominant narratives, and to create a counter-discourse that highlights the experiences and perspectives of women who have been marginalized and excluded from mainstream literary and cultural production." (14)

چھٹے سوال کے جواب میں ہم دیکھتے ہیں کہ تانیثی اردو فکشن دوسری زبانوں اور ثقافتی سیاق و سباق میں تانیثی تخلیقات کے ساتھ کچھ مماثلتیں رکھتی ہے، جیسے کہ صنفی عدم مساوات کے مسائل پر توجہ اور خواتین کو اختیار بنانے اور حقوق کو فروغ دینے کی خواہش۔ تاہم، اس میں نمایاں فرق بھی ہیں جو اردو بولنے والے معاشروں اور وسیع تر عالمی تانیثیت تحریک کے منفرد تاریخی، سماجی اور ثقافتی سیاق و سباق کی عکاسی کرتے ہیں۔

ایک بڑا فرق اردو بولنے والے معاشروں میں صنفی کردار اور توقعات کی تشکیل میں مذہب اور روایت کے کردار پر زور دینا ہے۔ بہت سے تانیثیت پسند اردو مصنفین اسلامی نصوص اور روایات سے منسلک ہیں تاکہ پدرانہ تشریحات کو چیلنج کیا جاسکے اور صنفی تعلقات کے بارے میں زیادہ مساویانہ تفہیم کو فروغ دیا جاسکے۔ یہ کچھ مغربی سیاق و سباق میں تانیثیت کے مصنفین کے برعکس ہے، جو جنسی عدم مساوات

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

کے ذرائع کے طور پر سیکولر سیاسی اور سماجی نظام پر زیادہ توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔

"Feminism in the Urdu language is no different from feminism in other languages or cultures, but it is deeply rooted in the traditions of Islam and the subcontinental culture. Urdu literature reflects the society, and it is no surprise that feminist Urdu literature has emerged as a strong and vibrant voice." (15)

ایک اور فرق شناخت کے دوسرے محوروں، جیسے کہ طبقے، ذات، نسل اور نسل کے ساتھ صنف کے باہمی تعلق پر زور ہے۔ بہت سے تانیثیت پسند خواتین اردو مصنفین ان طریقوں پر روشنی ڈالتی ہیں جن میں صنفی جبر کو پس ماندگی اور امتیاز کی دوسری شکلوں کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، اور سماجی انصاف کے لیے زیادہ جامع نقطہ نظر کا مطالبہ کرتی ہیں۔ دوسری زبانوں اور ثقافتی سیاق و سباق میں نسوانی افسانوں میں بھی یہ انٹر سیکشنلیٹی کا نقطہ نظر موجود ہے، لیکن اس کے اظہار کے مخصوص طریقے مقامی تاریخی اور سماجی عوامل کی بنیاد پر مختلف ہو سکتے ہیں۔

"What distinguishes the feminist literature of today from that of earlier times is the growing awareness of intersectionality, of the ways in which gender oppression intersects with other forms of oppression such as race, class, and ethnicity. This is reflected in the work of many feminist writers, who use their fiction to explore the complexities of identity and power in an increasingly interconnected world." (16)

ہمارا آخری ساتواں سوال اس دیکھیں تو نسوانی اردو مصنفین نے اپنے آپ کو صرف افسانوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ تانیثیت کے نظریات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے کے لیے دیگر نثری اور شعری ادبی اصناف سے بھی کام لیا ہے۔ اردو شاعری میں، نسائی مصنفین نے روایتی مردانہ موضوعات اور زبان کو چیلنج کیا ہے، اور اس کے بجائے، خواتین کے تجربات اور آوازوں کو اجاگر کیا ہے۔ مثال کے طور پر، تانیثیت کی اردو شاعرہ کشور ناہید کی شاعری اکثر صنفی عدم مساوات، خواتین کے جبر، اور پدرانہ نظام کے خلاف مزاحمت کے مسائل سے نمٹتی ہے۔

"کشور ناہید نے براہ راست عورت کے جذبات اور مسائل کو موضوع بنایا اور پورے شعور و ادراک کے ساتھ اپنی شاعری میں ان سماجی رویوں پر احتجاج کیا جن کا شکار خواتین تھیں۔

کشور کی شاعری نسائی شعور کی مزاحمتی شاعری ہے۔ ”ہم گناہ گار عورتیں“ ان کی نظموں

میں ایک بہت اہم مثال ہے“ (۱۷)

وہ پدرانہ معاشرے میں خواتین کی جدوجہد اور جذبات کی عکاسی کرنے کے لیے واضح تشبیہ اور

استعارات کا استعمال کرتی ہیں۔ دی نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں، وہ کہتی ہیں کہ:

"I want to express the feelings of women in my poetry, to bring out their emotions and make them visible, because in a male-dominated society, women are not seen, they are not heard. I want to bring them out of that invisibility." (18)

اسی طرح خواتین ادیبوں کے اردو ڈراموں نے پدرانہ اصولوں کو چیلنج کرنے اور تانیثیت کے نظریات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مثال کے طور پر شاہد ندیم کا ڈرامہ ”عورت“ ایک تانیثی فکر پر مبنی ڈرامہ ہے جو پدرانہ معاشرے میں خواتین کے مسائل کی پیشکش کرتا ہے۔ ڈرامے میں خواتین کی روایتی تصویر کشی کو مطیع اور کمزور کے طور پر چیلنج کیا گیا ہے اور اس کے بجائے خواتین کو مضبوط اور پدرانہ جبر کے خلاف مزاحمت کرنے کی صلاحیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس ڈرامے کے ذریعے شاہد ندیم خواتین کے لیے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں اور یہ کہ یہ انہیں کیسے باختیار بنا سکتی ہے۔

"The purpose of the play was to raise the issues of women's oppression, their deprivation, their marginalisation and their exploitation, and to bring them to the forefront of our social and political discourse." (19)

مجموعی طور پر، تانیثیت پسند اردو مصنفین کی دیگر ادبی اصناف اور شکلوں کے ساتھ مشغولیت نے انہیں وسیع تر سامعین و ناظرین تک پہنچنے اور تانیثی نظریات کو متعدد طریقوں سے فروغ دینے کے قابل بنایا ہے۔ شاعری اور ڈرامے میں روایتی پدرانہ موضوعات اور زبان کو چیلنج کرتے ہوئے، انہوں نے تانیثیت کے مباحث اور روایتی اصولوں کے خلاف مزاحمت کے لیے نئی راہیں کھول دی ہیں۔

اس مقالہ کے تعارف، تاریخی پس منظر اور تحقیقی سوالات پر باریک بینی سے بحث کے بعد ہم ان

نتائج تک پہنچے ہیں:

- اکیسویں صدی میں اردو افسانے پر تانیثیت کی تحریک کا نمایاں اثر پڑا ہے۔ تانیثیت پسند اردو مصنفین نے اپنے افسانوں کا استعمال پدرانہ اصولوں کو چیلنج کرنے اور تانیثیت کے نظریات کو فروغ دینے کے لیے کیا ہے، جن میں صنفی مساوات اور خواتین کو باختیار بنانا شامل ہے۔

اورینٹل کالج میگزین، جلد ۱۰۱، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ ۳۷۹، سال ۲۰۲۵ء

- اکیسویں صدی میں اردو تانیثی افسانوی ادب کی زبان اور اسلوبیاتی خصوصیات تانیثیت کے اثر کو ظاہر کرتی ہیں۔ ان خصوصیات میں خواتین کے مرکزی کردار کا استعمال، روایتی صنفی کرداروں کو توڑنا، اور خواتین کے تجربات اور جذبات کی کھوج شامل ہے۔
 - اردو بولنے والے معاشروں میں نسائی اردو افسانوی ادب کی پذیرائی اکیسویں صدی میں پروان چڑھی۔ اگرچہ کچھ قارئین اور نقادوں نے تانیثی ادب کو قبول کیا ہے، جبکہ دوسروں نے اس پر بہت زیادہ بنیاد پرست ہونے یا مغربی اقدار کو فروغ دینے پر تنقید کی ہے۔
 - تانیثیت پسند اردو مصنفین کو تانیثیت کے نظریات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں متعدد چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، جن میں سنسرشپ، قدامت پسند گروہوں کی جانب سے رد عمل، اور اشاعت اور تقسیم کے چیلنجز تک محدود رسائی شامل ہیں۔
 - تانیثیت پسند اردو مصنفین نے تانیثی نظریات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے کے لیے دیگر ادبی اصناف اور شکلوں، جیسے شاعری اور ڈرامے سے بھی تانیثیت کا پرچار کیا ہے۔ ان کاموں نے خواتین کے مسائل کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور ایک زیادہ منصفانہ اور انصاف پسند معاشرے کو فروغ دینے میں مدد کی ہے۔
 - دوسری زبانوں اور ثقافتی حوالوں سے اردو کا تانیثی افسانوی ادب اور فیمینسٹ لٹریچر میں مماثلت اور فرق موجود ہیں۔ تاہم، یہ مماثلتیں اور اختلافات تانیثیت کی تحریک کی عالمی نوعیت اور صنفی مساوات اور خواتین کو باختیار بنانے کے اس کے مشترکہ مقصد کو ظاہر کرتے ہیں۔
- مجموعی طور پر، یہ مقالہ اردو بولنے والے معاشروں میں صنفی مساوات اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں اردو کے تانیثی افسانوی ادب کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے اور ایسا کرنے میں تانیثیت پسند مصنفین کو درپیش چیلنجوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ عالمی تانیثیت کی تحریک اور سماجی تبدیلی کو فروغ دینے میں ادب کے کردار پر وسیع تر مباحث میں بھی اپنا حصہ ڈالتا ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

- (۱) فاطمہ حسن، "گذشتہ صدی سے عہد حاضر تک اردو ادب میں نسائی شعور" مضمولہ: اردو ادب اور تانیثیت، مرتبہ: ڈاکٹر قاضی عابد، (اسلام آباد، پورب اکیڈمی، س ن)، ۳۹۔
- (۲) ڈاکٹر اسلم جمشید پوری، ترقی پسند اردو افسانہ اور چند اہم افسانہ نگار، (نئی دہلی: ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، ۲۰۰۲ء)، ۱۲۱۔

(۳) جیلانی بانو، نروان، (نئی دہلی: مکتبہ جامعہ، ۱۹۶۳ء)، ۸۸۔

(۴) فاطمہ حسن، "گذشتہ صدی سے عہد حاضر تک اردو ادب میں نسائی شعور" مضمون: اردو ادب اور تانیثیت، مرتبہ:

ڈاکٹر قاضی عابد، (اسلام آباد: پورب اکیڈمی، س ن)، ۵۵۔

(۵) ایضاً، ۶۶۔

(6) Rehman, Nasreen. "Writing Women, Righting Patriarchy: Contemporary Urdu Feminist Fiction." South Asia Research 36, no. 1 (2016): 31-46.

(7) Tanveer, Zainab. "Urdu Feminist Fiction: A Journey from the Margins to the Mainstream." Journal of South Asian Literature 51, no. 1 (2016): 27-41

(8) Haroon, Sana. "Women's Voices in Contemporary Urdu Fiction." South Asian Review 37, no. 1 (2016): 129-142.

(9) Kirmani, Nida. "Feminist Fiction in Pakistan: Creating a Space for Critical Dialogue." Signs 45, no. 3 (2020): 565-589.

(10) Abbas, Nuzhat. "Women and Fiction in Urdu: A Historical Overview." Feminist Review 112, no. 1 (2016): 66-81.

(11) Kamal, Rukhsar. "Feminist Urdu Literature and the Politics of Gender in Pakistan." Journal of South Asian Women's Studies 20, no. 1 (2015): 81-93.

(12) Kamal, Rukhsar. "Feminist Urdu Literature and the Politics of Gender in Pakistan." Journal of South Asian Women's Studies 20, no. 1 (2015): 81-93.)

(۱۳) ابوالکلام قاسمی "تانیثی ادب کی شناخت اور تعین قدر"، مرتبہ ڈاکٹر قاضی عابد، (اسلام آباد: پورب

اکیڈمی، س ن)، ۱۱۷۔

(14) Zahid, Muhammad Umar. "Challenging the Patriarchal Norms: A Study of Pakistani Women Writers in English and Urdu." South Asian Studies 32, no. 1 (2017): 147-157.

(15) Rahman, Sadiq. "Feminism in the Urdu Language." The Friday Times, June 23, 2017.

(16) Alam, Feroz. "Global Feminism: An Overview." Intersections: Gender, History and Culture in the Asian Context, no. 20 (2009): 1-19.

(۱۷) فاطمہ حسن، "گذشتہ صدی سے عہد حاضر تک اردو ادب میں نسائی شعور" مضمون: اردو ادب اور تانیثیت، مرتبہ:

ڈاکٹر قاضی عابد، (اسلام آباد: پورب اکیڈمی، س ن)، ۸۸۔

(18) Naheed, Kishwar. "Kishwar Naheed: I want to express the feelings of women in my poetry." The News on Sunday, April 29, 2018. Accessed May 9, 2023. <https://www.thenews.com.pk/tns/detail/041465-i-want-to-express-the-feelings-of-women-in-my-poetry>.

(19) Nadeem, Shahid. "Shahid Nadeem's Aurat brings women's issues to the forefront." The Express Tribune, December 12, 2015. Accessed May 9, 2023. <https://tribune.com.pk/story/1006198/shahid-nadeems-aurat-brings-womens-issues-to-the-forefront/>.

REFERENCES

- (1) Fatima Hasan, Guzashta Sadi sy 'Ahd-e Hazir Tak Urdu Adab men Nisa'e Shaoor, (Incl.) Urdu Adab aor Tanisiat, (Compl.) Dr. Qazi Abid, (Islamabad: Purab Acedemy), p39.
- (2) Dr. Aslam Jamshaid Puri, Taraqqi Pasand Urdu Afsana aor Chand Aham Afsana Nigar, (New Delhi: Modern Publishing House, 2002), p.121.

- (3) Jeelani Bano, *Nerwan*, (New Delhi: Maktaba Jamia, 1963), p88.
- (4) Fatima Hasan, Guzashta Sadi sy 'Ahd-e Hazir Tak Urdu Adab men Nisa'e Shaoor, p39.
- (5) ibid, p66.
- (6) Rehman, Nasreen. *Writing Women, Righting Patriarchy: Contemporary Urdu Feminist Fiction*, South Asia Research 36, no. 1 (2016), p31-46.
- (7) Tanveer, Zainab. *Urdu Feminist Fiction: A Journey from the Margins to the Mainstream*, Journal of South Asian Literature 51, no. 1 (2016), p.27-41
- (8) Haroon, Sana. *Women's Voices in Contemporary Urdu Fiction*, South Asian Review 37, no. 1 (2016): 129-142.
- (9) Kirmani, Nida. *Feminist Fiction in Pakistan: Creating a Space for Critical Dialogue*, Signs 45, no. 3 (2020), p.565-589.
- (10) Abbas, Nuzhat. *Women and Fiction in Urdu: A Historical Overview*, Feminist Review 112, no. 1 (2016), p.66-81
- (11) Kamal, Rukhsar. *Feminist Urdu Literature and the Politics of Gender in Pakistan*, Journal of South Asian Women's Studies 20, no. 1 (2015), p81-93.
- (12) ibid, p.81-93
- (13) Abu Al-Kalam Qasmi, *Tanisi Adab ki Shanakht aor Ta'een Qadar*, (Comp.) Dr. Qazi Abid, (Islamabad: Purab Acedemy), 117
- (14) Zahid, Muhammad Umar. *Challenging the Patriarchal Norms: A Study of Pakistani Women Writers in English and Urdu*, South Asian Studies 32, no. 1 (2017), 147-157.
- (15) Rahman, Sadiq. *Feminism in the Urdu Language*, The Friday Times, June 23, 2017.
- (16) Alam, Feroz. "Global Feminism: An Overview." *Intersections: Gender, History and Culture in the Asian Context*, no. 20 (2009): 1-19.
- (17) Fatima Hasan, Guzashta Sadi sy 'Ahd-e Hazir Tak Urdu Adab men Nisa'e Shaoor, p48
- (18) Naheed, Kishwar. "Kishwar Naheed: I want to express the feelings of women in my poetry." *The News on Sunday*, April 29, 2018. Accessed May 9, 2023. <https://www.thenews.com.pk/tns/detail/041465-i-want-to-express-the-feelings-of-women-in-my-poetry>.
- (19) Nadeem, Shahid. "Shahid Nadeem's Aurat brings women's issues to the forefront." *The Express Tribune*, December 12, 2015. Accessed May 9, 2023. <https://tribune.com.pk/story/1006198/shahid-nadeems-aurat-brings-womens-issues-to-the-forefront/>.

